زبان کی حفاظت

رضوانہ عثمان،
شیخوپورہ

زبان جذبات و احساسات کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے انسان اسی زبان کے ذریعہ اپنے خیالات دوسروں تک پہنچاتا ہے جبکہ جانور اس ذریعہ اظہار سے قاصر ہیں۔

اہمیت:

زبان انسانی جسم کا ایک ایسا عضو ہے جس سے نادانستگی میں بھی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں زبان ہی ایک ایسا آلہ ہے جو انسان کو جنتی اور جہنمی بناتا ہے۔ زبان ہی دوستی اور دشمنی کا باعث ہے انسان کو چاہئے کہ اس ہتھیار کو اچھے طریقے سے استعمال کرے۔ آنحضرت نے فرمایا:

زبان بذات خود نہ کوئی اچھی چیز ہے نہ بری اس کا استعمال اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔

علمائے کرام کہتے ہیں:

جب صبح ہوتی ہے تو جسم کے تمام اعضاء زبان کے سامنے دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو نیک رکھنا۔

اگر انسان دنیا میں بڑا کام کرنا چاہتا ہے تو اسے زبان کی حفاظت کرنے کی تلقین کی گئی ہے زبان کی حفاظت سے جو نیکی حاصل کی جاتی ہے وہ نصف ایمان ہے زبان سے کلمہ طیبہ پڑھیں تو مسلمان۔ انکار کریں تو کافر اسی طرح اقرار باللسان سے کفر و ایمان میں فرق پڑتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مایلفظ من قول الا لدیہ

> زبان جذبات و احساسات کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے انسان اسی زبان کے ذریعہ اپنے خیالات دوسروں تک پہنچاتا ہے جبکہ جانور اس ذریعہ اظہار سے قاصر ہیں۔

رقیب عتید

کوئی بات اس کی زبان پر آتی ہی ہے کہ ایک نگراں (اس کو محفوظ کرنے کیلئے) مستعد رہتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ جب بھی بات کرنے کے لئے منہ کھولیں سوچ سمجھ کر الفاظ ادا کریں تاکہ ہماری کسی بھی بات سے دوسروں کی دل آزاری نہ ہو۔

حدیث میں اہمیت:

حضور اکرم ﷺ نے حفظ اللسان پر بہت زور دیا ہے۔

ارشاد نبوی ہے: فی السکوت سلامۃ

خاموشی میں سلامتی ہے۔

نیز فرمایا: کف لسانک الا عن خیر

زبان کو اچھی بات کے سوا ہر چیز سے روک لے۔ ایک دوسرے موقعہ پر رسول اکرم نے ارشاد فرمایا: من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت۔

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

نیز فحش گوئی اور ایمان ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے جیسا کہ فرمایا: جو شخص فحش گوئی سے کام لیتا ہے

> زبان انسانی جسم کا ایک ایسا عضو ہے جس سے نادانستگی میں بھی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں زبان ہی ایک ایسا آلہ ہے جو انسان کو جنتی اور جہنمی بناتا ہے۔ زبان ہی دوستی اور دشمنی کا باعث ہے انسان کو چاہئے کہ اس ہتھیار کو اچھے طریقے سے استعمال کرے

گویا وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اللہ پر ایمان لانے والے کی زبان سے گندی باتیں نہیں نکل سکتیں۔

ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

لا تقل بلسانک الا معروفا

زبان سے نیکی کی بات کہنا:

انسان کا حسن کلام یہ ہے کہ وہ لایعنی گفتگو سے پرہیز کرے۔ اکثر الناس ذنوب اکثرھم کلاما فیما لا یعنیہ۔

سب سے زیادہ گناہگار وہ ہے جس نے بے ہودہ اور لایعنی بات کی۔

حفاظت زبان کے فوائد:

پردہ پوشی:

زبان کی حفاظت انسان کی پردہ پوشی کرتی ہے ہمارے پیغمبر نبی اکرم نے فرمایا:

من حفظ لسانہ ستر اللہ۔

جس نے زبان کو ضبط اور حفاظت میں رکھا اللہ نے اس کا پردہ رکھا۔

جنت کی ضمانت:

نبی اکرم نے فرمایا:

جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اسی طرح زبان کا غلط استعمال جہنم کا باعث ہوگا۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اکرم نے مجھے فرمایا:

کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ دین کا سرآغاز، پایہ اور بلندی کیا ہے میں نے کہا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا دین کا سرآغاز اسلام ہے اس کا پایہ نماز ہے اور اس کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا ان کا قوام بھی بتاؤں میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا اس کو اپنے تک روکے رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی زبانوں کی بابت پکڑے جائیں گے فرمایا! تجھے تیری ماں کھوئے لوگوں کو آگ میں منہ کے بل ان کی زبانوں کی کھیتی کے سوا اور کوئی چیز نہیں گرائے گی۔

اگر انسان دنیا میں بڑا کام کرنا چاہتا ہے تو اسے زبان کی حفاظت کرنے کی تلقین کی گئی ہے زبان کی حفاظت سے جو نیکی حاصل کی جاتی ہے وہ نصف ایمان ہے زبان سے کلمہ طیبہ پڑھیں تو مسلمان۔ انکار کریں تو کافر اسی طرح اقرار باللسان سے کفر و ایمان میں فرق پڑتا ہے

بدکلامی سے خاموشی بہتر ہے:

انگریزی کا مقولہ ہے:

''اگر بات کرنا چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے''

زبان کے ذریعے ہی انسان معاشرے میں اچھا مقام حاصل کرسکتا ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا:

جو زخم زبان سے لگے گا وہ کبھی مندمل نہیں ہوگا لیکن تلوار کا زخم مندمل ہوجاتا ہے:

زبان کی آفتیں:

زبان کو قابو میں نہ رکھنے سے بے شمار آفات اور برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں جو انسان کی روحانی، معاشرتی اور اخلاقی زندگی پر برا اثر ڈالتی ہیں علمائے دین نے مسلمان کو ان باتوں سے روکا ہے مندرجہ بالا آفات کے علاوہ بے شمار آفات اور بھی ہیں جو کہ انسان کو تباہ و برباد کرچھوڑتی ہیں۔ مثلاً خود ستائی، گھٹیا مذاق، لعنت ملامت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، غرور و تکبر کرنا، دوسروں کا تمسخر اڑانا، وعدہ شکنی وغیرہ، ایسے اعمال ہیں جن سے معاشرے میں نا اتفاقی اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں حتیٰ کہ قتل و خونریزی کی نوبت آجاتی ہے زبان کے غلط استعمال سے انسان کی دنیا و آخرت تباہ ہوکر رہ جاتی ہیں اس کے برعکس اگر انسان زبان کو یاد الٰہی میں مشغول رکھے تو وہ بہت سے انعامات کا مستحق بن سکتا ہے۔ زبانی عبادات مالی عبادات سے بھی بڑھ کر ہیں۔ جب انسان زبان سے تعریف و تحمید کے کلمات ادا کرتا ہے تو اس کا دل خدا کے ذکر سے منور ہوجاتا ہے پھر نیک اعمال کرنے بھی آسان ہوجاتے ہیں۔

غلط کلمات میں احتیاط:

ایک مسلمان کو گفتگو میں بڑی احتیاط رکھنی چاہئے اس لئے پہلے تولو پھر بولو کا اصول اپنانا چاہئے، مثلاً مسلمانوں کو گالی دینا اسے کافر یا مشرک کہنا درست نہیں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے'' مسلمان کو گالی دینا فسق کی بات ہے اور اس سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر کا فعل ہے'' ایک اور موقع پر ارشاد نبوی ہے:

جب ایک مسلمان دوسرے کو کافر کہتا ہے تو یہ کفر کا کلمہ ایک پر لوٹ آتا ہے۔ یعنی اگر وہ مسلمان کافرانہ فعل کا مرتکب نہیں ہوا تو کہنے والے نے کافرانہ بات کہی ہے۔

زبان کو قابو میں رکھنا اور اس کی نگہداشت انتہائی ضروری ہے کیونکہ انسان کی دنیاوی و اخروی دونوں زندگیوں میں اس کی ہلاکت کا باعث جھوٹ، چغلی، بہتان تراشی و الزام تراشی اور سب و شتم جیسی لغزشیں ہوتی ہیں، جو زبان کے باعث ہی ہوتی ہیں اسی لئے آنحضرت نے فرمایا:

زبان کو بھلی بات کے سوا ہر چیز سے روکے رکھو۔

یہ حقیقت ہے کہ پاؤں سے اتنی لغزشیں نہیں ہوتی جتنی زبان سے ہوتی ہیں اور یہ زبان ہی ہے جو سب سے زیادہ دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زبان کی حفاظت اور اسلامی طور طریقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے زبان کے ذریعے کسی کی دل آزاری نہ کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک راہ پر لگائے۔ آمین